Issue No. 4, Vol. 38 — October-December, 2019
(Special Issue in Memory of Dr. Muhammad Ajmal)

National Institute of Psychology, Centre of Excellence, Quaid-i-Azam University, Islamabad, Pakistan
Phone: 2896011, Fax: 2896012, E-mail: newsletter@nip.edu.pk, Website: http://www.nip.edu.pk/newsletter.html

In this Issue

Tribute to Dr. Muhammad Ajmal	1
ڈاکٹر محمد اجمل کی یاد میں	3
Remembering Dr. Muhammad Ajmal: A Teacher and Mentor	4
Annual Gala Dinner of NIP Alumni Association	5
Welcome/Farewell Party	5
Seminar on Team Creativity and Innovation	6
A 3-Day Training Workshop on Focus Groups Discussion: A Qualitative Research	6
Training Workshops for PAF Psychologists on Bar-On Emotional Quotient Inventory	7
Seminar on Gender Issues and Mental Health at NUML	7
Panel Discussion at QAU's Anthropology Department	7
Featured Alumni: Dr. Masood Nadeem	8

TRIBUTE TO DR. MUHAMMAD AJMAL

On 22nd November, 2019, the National Institute of Psychology and NIP Alumni Association organized a tribute to pay homage to its founding father Dr. Muhammad Ajmal (1919-1994) in celebration of his 100th birthday. The chief guest of the solemn event was Mr. Shafqat Mahmood, Federal Minister for Education and Professional Training, and Federal Minister for National History and Literary Heritage who also happens to be a former student of Dr. Muhammad Ajmal. Another two most notable guests on this occasion included QAU's acting vice chancellor, Prof. Dr. Wiqar Ali Shah and Dr. Muhammad Ajmal's son, Dr. Muhammad Asir Ajmal; a very well known psychologist in his own right.

Upon his arrival, the chief guest was warmly received by NIP Director, Prof. Dr. Anila Kamal, President NIP Alumni Association, Brigadier (Retd.) Dr. Tanvir Akhtar and NIP faculty. The event commenced with the recitation from the Holy Quran followed by a welcome address by NIP Director, Prof. Dr. Anila Kamal. President Alumni Association NIP, Brig. (Retd.) Dr. Tanveer Akhtar, SI(M) paid

Editorial Board

Patron
Prof. Dr. Anila Kamal
dranilakamal@nip.edu.pk

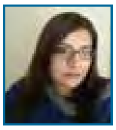

Editor
Riffat Zahir
riffatzahir@nip.edu.pk

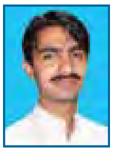

Computer Assistance
Fahad Mukhtar.
fahad@nip edu pk

profound tribute to Dr. Ajmal by acknowledging his remarkable contributions in the psychological, social, and political arena of Pakistan. The chief guest, Mr. Shafqat Mahmood, shared his valuable views about Dr. Muhammad Ajmal. While narrating his own passion for studying psychology in his master degree at GC Lahore, he expressed his thoughtful emphasis on hiring psychology graduates for the socio-political growth of the country. The other esteemed speakers on the occasion included Prof. Dr. Wiqar Ali Shah, Dr. Muhammad Asir Ajmal, Dr. I. N. Hassan, Dr. Seema Pervez and Dr. Salma Siddiqui. Dr. Zafar Afaq Ansari (Ex. NIP Director), who is currently based in USA, had gotten a video talk recorded about Dr. Ajmal for the occasion which was played for the audience. Later, a cake was cut by the honorable guests/speakers in Dr. Muhammad Ajmal's memory.

On this occasion, an exciting news was shared with the audience regarding the dedication of several portions of the NIP building after NIP's ex-directors. It was announced that NIP's Experimental Laboratory would be called Dr. I.N. Hassan Experimental Laboratory in the future; NIP's Test Resource Center (TRC) would be known as Dr. Zafar Afaq Ansari Test Resource Center; NIP's Counseling Center would be referred to as Dr. Naeem Tariq Counseling Center and NIP's Library would be named as Dr. Muhammad Pervez Library. It was also told that new plaques bearing the names of the ex-directors of NIP outside the experimental lab, test resource center, counseling center and library have already been put up to honor their leadership and contribution towards the development of NIP as an institute par excellence. *Reported by: Ms. Riffat Zahir*

ڈاکٹر محمد اجمل کی یاد میں

تحریر کردہ: ڈاکٹر ظفر آفاق انصاری
(سابق ڈائریکٹر قومی ادارۂ نفسیات)

ڈاکٹر اجمل صاحب سے میری شناسائی 1960 میں ہویَ - اس وقت میں ایم اے فائنل کا طالبعلم تھا- اس زمانے میں کراچی میں فلسفہ کی ایک کانفرنس ہوئَ- اس وقت ابھی نفسیات کی علیحدہ کانفرنسیں شروع نہیں ہوئی تھیں، نفسیات کو فلسفہ کا ایک حصّہ تصوّر کیا جاتا تھا چنانچہ ڈاکٹر اجمل سمیت کئی ممتاز ماہرین نفسیات اس کانفرنس میں شریک ہوےَ- ڈاکٹر اجمل ان میں نسبتاً کم عمر تھے، اور اپنی وجاہت کی وجہ سے بہت ممتاز نظر آتے تھے- ان کی گفتگو میں بڑا ٹھہراؤ محسوس ہوتا تھا- ہم لوگوں نے ان سے بات کرنے کی بھی کوشش کی مگر یہ محسوس ہوا کہ 'وہ رونق محفل ہے کم آمیز'!

ہم لوگ جلد ہی ایم اے فائنل کا امتحان دینے والے تھے اور افواہ یہ تھی کہ ڈاکٹر اجمل ہمارے ممتحن ہوں گے- کچھ ساتھی یہ خبر لائے کہ وہ بہت سخت ممتحن ہیں- پھر یہ بھی سننے میں آیا کہ وہ تو یونگ کے دلدادہ ہیں- ہم لوگوں نے یونگ کو بقدر نصاب پڑھا تو تھا لیکن امریکہ سے حال ہی میں واپس آنے والے کچھ اساتذہ کے زیر اثر ہونے کی وجہ سے ہم نے یونگ پر کوئی خاطر خواہ توجہ نہیں دی تھی - خیر ہمارا امتحان گزر گیا ڈاکٹر اجمل نے یونیورسٹی سے آنے کا وعدہ کیا لیکن عین وقت پر انکار کر دیا۔ ہمارے سہمے ہوئے چہروں پر کچھ رونق بحال ہوئی۔

ایم اے کے بعد میں نے چند سال کراچی میں گزارے لیکن کچھ ہی عرصے کے بعد مجھے پشاور یونیورسٹی میں ملازمت کی پیشکش ہوئی اور میں وہاں بطور لیکچرر چلا گیا- پشاور میں نفسیات کا شعبہ نیا نیا قائم ہوا تھا اور کے سربراہ پروفیسر شہاب الدین محمد مغنی تھے جن کے پروفیسر اجمل صاحب سے بڑے دوستانہ مراسم تھے- چنانچہ ڈاکٹر اجمل پشاور اکثر آتے تھے کبھی امتحانات کے لئے، کبھی کسی کانفرنس کے لئے، اور کبھی سیر و تفریح کے لئے- ان کا قیام کئی کئی دن کا ہوتا، اور علمی گفتگو سننے کا موقع بھی ملتا، اور گپ بازی اور اور بے تکلفی کا بھی۔ میرے کراچی کے ہم جماعتوں کے ابتدائی خیال کے بالکل برعکس ڈاکٹر اجمل سخت ممتحن نہ تھے، پشاور کے طالب علم ڈاکٹر مغنی سے زیادہ سراسیمہ رہتے تھے، وہ سخت سوال بھی کرتے اور بعض اوقات طیش میں آجاتے- ڈاکٹر اجمل بیشتر وقت سگریٹ ہونٹوں میں دباۓ خاموشی سے سنتے رہتے۔ بعض طالبعلم امتحان کے بعد پوچھتے کہ ڈاکٹر صاحب ہمارے جواب سن بھی رہے تھے یا نہیں، سو تو نہیں رہے تھے۔ دوسری غلط فہمی جو اُن کی کم آمیزی کے بارے میں تھی وہ بھی جلد دور ہوگئی، ڈاکٹر صاحب مجلسی آدمی بھی تھے اور دوستوں کے دوست۔ در حقیقت ڈاکٹر مغنی سے ان کی دوستی ان دونوں کی نفسیات میں مکتبہ فکر کی یکسانیت نہیں تھا، ایک جب یونگ کا دلدادہ ہو اور دوسرا اسکنر کا، تو اشتراک فکر کا امکان کہاں ہو سکتا ہے، البتہ دونوں کے مزاج میں ایک مشترک شے تھی جسے خوش باشی یا قلندر مشربی کہا جا سکتا ہے، زندگی سے بھرپور لطف اٹھانے کی خواہش ساتھ ہی ساتھ زندگی کی روحانی اقدار اور صوفیا کرام سے وابستگی بھی دونوں میں مشترک نظر آتی تھی۔

پشاور میں شعبہ نفسیات کا سب سے بڑا امتیاز نفسیاتی تجربہ گاہ کا قیام تھا۔ پاکستان میں نفسیات کے کئی ڈیپارٹمینٹس میں تجربہ گاہیں موجود تھیں، اور پنجاب یونیورسٹی کے اطلاقی نفسیات کے شعبہ میں تو اسکنر باکس سمیت کافی جدید سامان موجود تھا، لیکن پشاور کے شعبہ نفسیات میں بہت وسیع پیمانے پر تجربہ گاہ قائم کی گئی۔ یہ ڈاکٹر مغنی کا خاص ذوق تھا۔ ابتداء میں کافی دنوں تک ڈاکٹر مغنی کے ساتھ اکیلا لیکچرر تھا۔ سارے وقت تجربہ گاہ کو سیٹ کرنے میں لگا رہتا- دو طالبعلم، عالم ریاض اور ابراہیم میری مدد کرتے۔ ڈاکٹر اجمل کا یہ ذوق نہیں تھا، بلکہ میرا خیال ہے کہ وہ اس سارے کام کو سطحی اور بے معنٰی سمجھتے تھے۔ مجھے یاد آتا ہے کہ اسی زمانے میں اسکنر کے ایک مضمون کا بہت چرچا ہوا تھا "فلایٹ فرام لیباریٹری"۔ اس مضمون کا بنیادی نقطہ یہ تھا کہ نفسیات میں بہت سے مسائل اس لئے پیدا ہوئے ہیں کہ نفسیات داں تجربہ گاہ سے بھاگنے لگے ہیں۔ ڈاکٹر اجمل صاحب نے اس کے جواب میں "فلائٹ انٹو

نے قلمبند بھی کیا۔ ڈاکٹر صاحب کا کہنا تھا کہ نفسیات دانوں کو تجربے اور مشاہدے کی ضرورت بلاشبہ ہے لیکن اس سے زیادہ انہیں سوچنے، سمجھنے کی ضرورت ہے۔ چنانچہ وہ یہ بھی کہتے تھے کہ نفسیات کے طالبعلموں کو مابعد الطبیعات بھی پڑھنی چاہیے تاکہ وہ اپنے مضمون کو پوری زندگی کے تناظر میں سمجھ سکیں۔

پشاور میں انہوں نے کئی بار لیکچر بھی دیئے، جن میں سب سے ممتاز ان کا وہ لیکچر تھا جو انہوں نے جو پشاور میں ہونے والی ایک نفسیاتی کانفرنس کے دوران ایڈورڈز کالج میں دیا۔ اس لیکچر کا موضوع تھا علاج نفسی میں مسلمانوں کا تاریخی حصہ۔ اس لیکچر میں یہ خیال پیش کیا گیا کہ ذہنی صحت کے مسائل سے مسلم صوفیاء خوب آگاہ رہے ہیں اور وہ ان کا علاج بھی کرتے رہے ہیں۔ مسلمانوں کی روایت یہ رہی ہے کہ اخلاقی اور روحانی مسائل کی طرف بھی توجہ دی جائے۔ تکبر، کینہ پروری، حسد اور بخل بھی معالجہء نفسی کے متقاضی ھیں۔ جو لوگ مسلم معاشروں میں معالجہء نفسی کا کام کر رہے ہیں انہیں ان روایات سے آگہی پیدا کرنی چاہیے۔ اس لیکچر کے دوران میں بھی موجود تھا اور مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ اس لیکچر نے سامعین میں گویا ایک برقی لہر دوڑادی تھی اور پورا مجمع دم بخود تھا۔ ہم نے اس طرح کی باتیں نہ کبھی سنی تھیں، اور نہ ہی سوچی تھیں۔

سنہ 1972 کی حکومتی تبدیلی کے بعد ڈاکٹر صاحب کی قدر شناسی میں اضافہ ہوا اور وہ وزارت تعلیم کے سکریٹری بنا دئے گئے۔ ان کی کوششوں کے نتیجے میں قومی ادارہ نفسیات کا قیام عمل میں آیا اور اس کے ذمے نئ تعلیمی پالیسی کے ایک حصے کا نفاذ بھی ٹھہرایا گیا۔ پالیسی میں یہ طے کیا گیا کہ اسکولوں کے بچوں کا سالانہ امتحان نہیں ہو گا بلکہ تمام بچوں کو سال بسال ترقی دی جا گی، اور سالانہ امتحان کی بجا ہر طالب علم کا مجموعی ریکارڈ رکھا جائے گا جس میں اس کی خوبیوں اور خامیوں کی نشاندہی کی جائے گی اور مشاورت اور رہنمائی کا ایسا پروگرام بنایا جائے گا جو طالبعلموں اور اساتذہ کی مدد کر سکے گا۔ یہ پروگرام ابتدای طور پر اسلام آباد کے منتخب اسکولوں میں نافذ ہو گا، اور رفتہ رفتہ اسے پورے پاکستان میں وسعت دی جائے گی- پروگرام کا ایک حصہ یہ بھی تھا کہ ایسی آزمائشیں بنائی جائیں جن سے اس کام میں مدد مل سکے۔

پھر جلد ہی اس ادارے کو دو بڑے پروجیکٹ مل گئے، ایک یو این ڈی پی کی طرف سے بچوں کی ذہنی ترقی پر اور دوسرا وزارت داخلہ کی طرف سے پاکستان میں مجرموں کے بارے میں تحقیق کے لئے۔ اسی زمانے میں وزارت براۓ امورِ خواتین نے دیہی خواتین کے بارے میں ایک تحقیقی منصوبہ ھمارے سپرد کیا۔ تیزی سے اسٹاف بھرتی ہونا شروع ہوا- ڈائریکٹر تو شروع سے ڈاکٹر افتخار انساء حسن تھیں جنہوں نے بہت دنوں تک اس ادارے کو بحسن و خوبی

REMEMBERING DR. MUHAMMAD AJMAL: A TEACHER AND MENTOR

Authored by: Rafiq Jaffer
(Director, Institute of Social Sciences Lahore)

My interaction with Dr. Muhammad Ajmal is spread over four decades. I first came across him when I joined Government College Lahore in 1969 with plans to do BA (Honors) in English Literature where he was the head of the Psychology Department. I switched to Psychology for my masters in 1972, inspired by teachers like Dr. Muhammad Ajmal who introduced me to some of the great psychologists (and psychology movements of the time) including Carl Rogers, Albert Ellis, Frantz Fanon, and Gestalt Therapy.

One day, Dr. Muhammad Ajmal came to our class and sat silently, his large eyes gazing at us! After a minute of uncomfortable silence, one student gathered the courage to ask Dr. Ajmal what he was going to teach that day, to which he replied: "You want to know what I will be teaching today." He similarly reflected the comments and questions of other students, before announcing that the topic was Carl Roger's Client-Centered Therapy – he had just given us a practical demonstration of Roger's active listening technique. After attending his lectures on RET, I printed and put up a list of irrational ideas in my New Hostel room so that I could challenge them on a daily basis. For my thesis, I developed and standardized an irrationality scale based on Ellis's ideas, and sent the same to Ellis, who offered me a fellowship at his institute in New York while I was still a student.

The most profound effect on my personality were the ideas of Algerian psychiatrist Frantz Fanon, whose book "The Wretched of the Earth" (the title of the Urdu translation "Uftaadgaan-e-Khaak" was given by Dr. Muhammad Ajmal) was a brilliant expose of the colonial mentality. As a result, I switched from jeans to shalwaar qameez, grew a beard, and learnt to speak Punjabi. I remember discussing with Dr. Ajmal (by this time he was GC's Principal) about the need for approval, and about trying to dress up and appearing one's best n the presence of others.

When I was a lecturer at the Department of Applied Psychology at Punjab University, an inquiry was launched against me for teaching sexuality to students. The file landed at the table of Dr. Ajmal, who by then had become Federal Secretary Education, the first non-bureaucrat to hold this post. He wrote a cryptic note on the file saying that, if you have Freud and Wilhelm Reich in the curriculum, then sexuality will be a part of the teaching process.

Even after 44 years, I still have the notebook describing the experiments of Gestalt Therapy that I conducted on myself as a student. As I look back, I can find many things that I learnt from Dr. Ajmal that I still carry with me today in my research work and training workshops, including use of active listening, challenging irrational ideas and the colonial mentality, and many more.

نوجوان نفسیات دانوں کو جمع کیا گیا: محمد پرویز، سیما، حنیف اور نعیم درانی گورنمنٹ کالج لاہور سے، نعیم طارق پنجاب یونیورسٹی سے، اسرار، غزالہ، شگفتہ اور میں پشاور سے، ثریا جبین سندھ یونیورسٹی سے اور ڈاکٹر عفت ڈار کراچی سے۔ ڈاکٹر اجمل صاحب کی کوشش تھی کہ ان سب لوگوں کو ملا کر ایک ٹیم بنائی جائے اور ریسرچ کا کام تیزی سے آگے بڑھایا جائے۔

ڈاکٹر صاحب کا انداز تلقین اور تحکم کا نہیں، گفتگو اور فکر انگیزی کا ہوتا تھا جو ہمیشہ بہت دیرپا اور موثر ہوتا ہے۔ وہ خود بھی بہت مطالعہ کرتے تھے اور دوسروں کو بھی اس پر آمادہ کرتے تھے۔ اکثر چائے کے وقفے میں کسی کتاب کا ذکر کرتے، یا شرکا محفل میں سے کوئی کسی کتاب پر تبصرہ کرتا، یا کسی نئی فکر یا سوچ کا ذکر آجاتا۔

یہ ادارے کا بالکل ابتدائی دور تھا اور کافی لوگ یہ سوال اٹھاتے تھے کہ اس ادارے کی کیا ضرورت ہے۔ ایسے لوگ خود وزارت تعلیم میں موجود تھے جو یہ سمجھتے تھے کہ نفسیات ایک مضحکہ خیز مضمون ہے جس کے ناتے دست شناسی اور ماتھے کی لکیروں کے پڑھنے سے ملتے ہیں۔ ڈاکٹر اجمل صاحب کا جہاں وزارت تعلیم میں بہت احترام تھا وہاں انکے مخالفین کی تعداد بھی کم نہ تھی۔ ڈاکٹر صاحب کے ریٹائر ہونے کے بعد ان لوگوں کی ہمتیں کھلیں اور ان میں سے بعض کی یہ کوشش تھی کہ انسیٹیوٹ کو ختم کرا دیا جائے۔ ڈاکٹر صاحب ان لوگوں کے خلاف بہت موثر انداز میں دفاع کرتے رہے۔ بعض اوقات وہ رضاکارانہ طور پر میرے ساتھ وزارت تعلیم کی میٹنگز میں چلے جاتے جہاں انسیٹیوٹ کے متعلق اہم مسائل پر بحث ہوتی۔ خدا کا شکر ہے کہ انسیٹیوٹ جلد ان مسائل سے نکل آیا۔

میں سمجھتا ہوں کہ ہم لوگ خوش نصیب ہیں کہ جنہیں ان کو دیکھنے، ان کی گفتگو سننے، اور ان کی محفل میں بیٹھنے کا موقع ملا۔ انہوں نے ہمارے شعور اور ذوق علمی کو جلا بخشی، جس کے لئے ہم سب ان کے احسان مند ہیں۔ وہ اگرچہ ہم سے جدا ہو چکے ہیں لیکن، ہمارے دلوں میں اب بھی موجود ہیں۔

رفتید ولے نہ از دل ما۔

ANNUAL GALA DINNER OF NIP ALUMNI ASSOCIATION

The National Institute of Psychology and NIP Alumni Association hosted the institute's annual dinner on the evening of 22nd November, 2019. The event had been organized under the leadership of NIP Director, Prof. Dr. Anila Kamal and Brigadier (Retd.) Dr. Tanvir Akhtar (President NIP Alumni Association) along with the participation of the members of the Executive Board of NIP Alumni Association. Formal proceedings of the program started with the recitation from the Holy Quran and welcoming of guests by the alumni executive committee. Soon after, an entertainment program was presented by NIP students that included an array of tableau performances, funny skits, parodies of celebrities, cultural dances and poetry recitation. The event came to a formal end with the serving of a lavish dinner. The event was attended by a large number of guests including alumni and their families, faculty, and current students.

Reported by: Ms. Riffat Zahir

WELCOME/FAREWELL PARTY

On 11th October, 2019 NIP Student Club organized a get together with the incoming students from BS1 and M.Sc. 1 and outgoing students from M.Sc. 4 and M.Phil. 2. The event aimed to welcome the newbies to NIP and give a warm send off to the outgoing students. On this occasion, an impressive entertainment program had been organized for the attendees in a tastefully decorated hall. Enthusiastic students enthralled the audience with their performances that included singing, poetry recitals, cultural dances and games with the faculty. After the performances, students clicked photos with their friends and faculty and consumed a scrumptious meal.

Reported by: Arfa Mubeen

SEMINAR ON TEAM CREATIVITY AND INNOVATION AND LEADERSHIP

Prof. Dr. Roni Reiter-Palmon (Director, I/O Psychology Graduate Program; Director of Innovation, Center for Collaboration Science) from the University of Nebraska at Omaha (UNO), USA delivered a seminar on "Team Creativity and Innovation and Leadership" on 6th Nov. 2019 at the National Institute of Psychology. The seminar was organized under the Pakistan Universities Linkages Program of University of Nebraska, Omaha (PULP-UNO). Around 80 participants attended the seminar including faculty from UNO and 3 leading universities of Pakistan (Quaid-i-Azam University, Shaheed Benazir Bhutto University, and Balochistan University of Information Technology, Engineering and Management Sciences) and NIP's MPhil and PhD students. At the start of the seminar, Dr. Humaira Jami (Alumni PULP-UNO) introduced PULP and the speaker of the seminar. Prof. Dr. Roni Reiter-Palmon during her lecture stressed upon the need of diversity in team building to promote creativity and innovation while highlighting existing research gaps in the areas of creativity. After a question answer session, the UNO faculty interacted with students and then proceeded for lunch. The event concluded on a positive note and with an emphasis upon strengthening of future ties between UNO and universities of Pakistan. Director NIP, Prof. Dr. Anila Kamal distributed souvenirs among the UNO professors before NIP faculty gave a warm send off to all the guests.

Reported by: Dr. Humaira Jami

A 3-DAY TRAINING WORKSHOP ON FOCUS GROUP DISCUSSION: A QUALITATIVE RESEARCH METHOD

NIP conducted a 3-day training workshop on Focus Group Discussion (FGD) from 25th-27th November, 2019. The resource person was Prof. Dr. Seema Pervez (Retd. Prof. NIP) who has an extensive experience of conducting training workshops both nationally and internationally. Participants from various organizations attended this workshop besides a substantial number of NIP students. The main objective of the workshop was to offer practical training and hands-on exercises on the topic throughout the three days of the workshop along with relevant data analysis and report writing.

On the first day of the workshop, Dr. Seema Pervez highlighted the importance of selecting focus group discussion as a qualitative research method along with its advantages and disadvantages. Day 2 started with an intensive discussion on topics which participants thought can be discussed via a focus group discussion. To enhance understanding of the participants, and apply what has been discussed in day 1, two focus group discussions were held. Extensive feedback session followed this activity. Transcription was done for analyzing the data obtained through focus group discussions. Day 3 began with an overview of techniques that can be used for analyzing qualitative data. An overview of grounded theory, content analysis and thematic analysis was shared with the participants. Later, the participants coded the transcribed data under Dr. Seema Pervez's guidance and a report was generated based upon the key findings. On the 3rd/last day of the workshop, certificates were also distributed among the participants for their successful workshop completion. For this ceremony, Prof. Dr. Nazir Hussain (Director, School of Politics and International Relations, QAU) had been invited to distribute the certificates among the workshop participants along with NIP Director, Prof. Dr. Anila Kamal. While talking with the participants, Dr. Hussain appreciated efforts of National Institute of Psychology for conducting training workshops for students and professionals. Dr. Anila Kamal (Director, NIP) extended note of thanks to the worthy resource person for providing an avenue for young researchers and professionals to sit together and discuss practical aspects of conducting focus group discussions and appreciated efforts of the organizing committee for arranging the workshop.

Reported by: Dr. Rubina Hanif and Ms. Saira Khan

TRAINING WORKSHOPS FOR PAF PSYCHOLOGISTS ON BAR-ON EMOTIONAL QUOTIENT INVENTORY

The National Institute of Psychology in collaboration with the Air Headquarters, Islamabad conducted a 3-day training workshop for the psychologists from Pakistan Air Force. The aim of the workshop was to train the PAF psychologists to effectively use the Bar-On Emotional Quotient Inventory during the selection process of their personnel. During the 3-day activity, NIP faculty delivered nine training sessions in which they offered interactive discussion periods for the participants and engaged them in hands-on exercises that focused on administration, scoring and interpretation of the measure. The activity ended with a certificate distribution ceremony in which NIP Director, Prof. Dr. Anila Kamal distributed certificates among the participants and resource persons of the workshop.

Reported by: Ms. Riffat Zahir

SEMINAR ON GENDER ISSUES AND MENTAL HEALTH AT NUML

Dr. Humaira Jami from the NIP faculty gave a seminar on Gender Issues and Mental Health at the Department of Applied Psychology at NUML, Islamabad on 8th Oct. 2019 in connection with the World Mental Health Day. Speaking on the occasion, she shared the role of gender as a critical correlate of mental health and mental illness. She also talked about the differential power and control men and women have over the socioeconomic determinants of their mental health and lives, their social position, status and treatment in society and their susceptibility and exposure to specific mental health risks.

Reported by: Dr. Humaira Jami

PANEL DISCUSSION AT QAU'S ANTHROPOLOGY DEPARTMENT

Dr. Humaira Jami, Assistant Professor at NIP was part of a panel discussion held by the Department of Anthropology at Quaid-i-Azam University, Islamabad to commemorate United Nations International Day of Older Persons on October 1, 2019. The panelists included Dr. Humaira Jami (psychologist), Mr. Tafakhur Ali Asdi (DG Federal Audit) and Dr. Rao Nadeem Alam (anthropologist). Speaking on the occasion, Dr. Jami highlighted the psychological needs of the elderly, particular in case of dementia. She also stressed on the need of companionship in old age.

Reported by: Dr. Humaira Jami

Featured Alumni

Dr. Masood Nadeem

Dr. Masood Nadeem, an alumnus from the National Institute of Psychology, Islamabad is currently placed at the Islamia University of Bahawalpur (IUB) as a professor and head of the department. He is also a member of Board of Studies and Board of Faculty at his work place. He is regarded a famous hypnotherapist in the region as well. Before joining IUB, he started his professional career as a lecturer in Psychology at Government Sadiq Degree College, Dera Nawab Sahib in 1994. Later, he engaged with IUB in the year 2000 and raised and established the Department of Applied Psychology from scratch.

Dr. Nadeem received his PhD in Psychology from the National Institute of Psychology, Quaid-i-Azam University, Islamabad in 2011; he also completed his M. Phil from the same in 1995. The time spent at NIP is considered by him as the splendid time of his student life as he found the best teachers and true mentors like Dr. Pervez (Late), Dr. Seema Pervez, Dr. Z. A. Ansari, Dr. Ashiq Ali Shah and Dr. Naeem Pervez Tariq in this institute. Previously, he got his masters from the Department of Applied Psychology, Punjab University, Lahore in 1991. His primary area of interest is in educational psychology, cognitive psychology, counseling psychology, psychological testing and measurement.

The Department of Applied Psychology, IUB has flourished a lot in academics and research under Dr. Nadeem's dynamic leadership. Not only was this the first ever department to be established in the entire South Punjab but also the first one to launch masters, BS (Hons), MPhil, PhD degree programs and Advanced Diploma in Counseling Psychology (ADCP) in the entire region. Counseling Center is another unique feature of this department which is working since 2003.

During his academic career, Dr. Nadeem was able to win various distinctions and honors including the Role of Honor, both for sports and academics from Government Sadiq Degree College, Dera Nawab Sahib and a merit scholarship from Punjab University as a Masters Student. During his PhD, he won the International Research Support Initiative Program (IRSIP) fellowship from HEC, Pakistan which was completed at Western Michigan University, Kalamazoo, USA. His PhD itself was funded under HEC's Indigenous PhD fellowship program.

Dr. Nadeem has participated in several national and international seminars, conferences and symposiums around the world, e.g. in India, Malaysia, Turkey, and USA. Fairly recently, he delivered a key note address in the Hazara University Mansehra. He has also completed several national and international research projects successfully. He has read papers at various national and international conferences and published numerous research papers in highly ranked journals. Dr. Nadeem has served as a resource person in various workshops including the ones on psycho-social rehabilitation of earth quake survivors and flood inflicted people. He is frequently invited to deliver extension lectures at public and private institutes.

Dr. Nadeem has been the part of HEC's Curriculum Committee in the field of Psychology. He has been involved in different research projects, with both national and international organizations like UGC, HEC and UNICEF etc. He has also served as a member with PPSC. He has worked as member of selection boards of various institutes e.g. Women University, Multan; and Bahauddin Zakariya University, Multan. He has been an internal and external examiner with Government Sadiq College; Women University, Bahawalpur; Women University Multan; and Bahauddin Zakariya University, Multan. He has supervised several BS and M. Sc dissertations and more than 70 M. Phil dissertations. Currently, five PhD scholars are working under his research supervision as well. He has been on the review panel of various national and international research journals. He has been an M. Phil external examiner for Bahauddin Zakariya University, Multan; Institute of Clinical Psychology, University of Karachi; and Hazara University, Mansehra. Dr. Nadeem has provided professional services to several government organizations and departments like police, army, education, health, and social welfare etc.

Compiled by: Dr. Masood Nadeem